



ضمیمہ 8i: صلیب اور ہیکل۔

یہ صفحہ اُس سلسلے کا حصہ ہے جو خدا کی اُن شریعتوں کا جائزہ لیتا ہے جن پر صرف اسی وقت عمل ممکن تھا جب یروشلم میں ہیکل موجود تھی۔

- ضمیمہ 8a: خدا کی وہ شریعتیں جن کے لیے ہیکل ضروری ہے
- ضمیمہ 8b: قربانیاں — کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں
- ضمیمہ 8c: بائبل تہوار — کیوں آج ان میں سے کسی پر بھی عمل ممکن نہیں
- ضمیمہ 8d: طہارت کے قوانین — کیوں ہیکل کے بغیر ان پر عمل ممکن نہیں
- ضمیمہ 8e: عشر اور پہلوٹھی پیداوار — کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں
- ضمیمہ 8f: عشائے ربانی — یسوع کی آخری شام دراصل فسح تھی
- ضمیمہ 8g: نذیری اور منتوں کے قوانین — کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں
- ضمیمہ 8h: ہیکل سے متعلق جزوی اور علامتی فرمانبرداری
- ضمیمہ 8i: صلیب اور ہیکل (بہ صفحہ)

صلیب اور ہیکل ایک دوسرے کے دشمن نہیں، اور نہ ہی یہ دو ”مرحلے“ ہیں جن میں ایک دوسرے کو منسوخ کر دے۔ خدا کی شریعت ابدی ہے (زبور ۱۱۹:۸۹؛ زبور ۱۱۹:۱۶۰؛ ملاکی ۳:۶)۔ ہیکل کا نظام—اپنی قربانیوں، کاہنوں، اور طہارت کے قوانین کے ساتھ—اُسی ابدی شریعت کے ذریعے دیا گیا تھا۔ یسوع کی موت نے کسی ایک حکم کو بھی منسوخ نہیں کیا۔ اُس نے اُن احکام کی اُس گہرائی کو ظاہر کیا جو وہ پہلے ہی بیان کر رہے تھے۔ ہیکل قربانیوں کو ختم کرنے کے لیے تباہ نہیں کی گئی، بلکہ نافرمانی کے سبب سزا کے طور پر (۲ تواریخ ۱۴:۳۶-۱۹؛ یرمیاہ ۷:۱۲-۱۴؛ لوقا ۱۹:۴۱-۴۴)۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ان سچائیوں کو اکٹھا تھامیں، اور صلیب کے بارے میں انسانی خیالات کے ذریعے شریعت کی جگہ لینے والا کوئی نیا مذہب ایجاد نہ کریں۔

ظاہری ٹکراؤ: بڑہ اور قربان گاہ

پہلی نظر میں یوں لگتا ہے کہ یہاں ٹکراؤ ہے:

- ایک طرف خدا کی شریعت جو قربانیوں، نذروں، اور کہانتی خدمت کا حکم دیتی ہے (احبار ۱:۱-۲؛ خروج ۲۸:۱)۔
- دوسری طرف یسوع جسے ”خدا کا بڑہ، جو دُنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے“ کہا گیا (یوحنا ۱:۲۹؛ ۱ یوحنا ۲:۲)۔

بہت سے لوگ ایک ایسے نتیجے پر پہنچ جاتے ہیں جو کتابِ مقدس کبھی نہیں نکالتی: ”اگر یسوع بڑہ ہے، تو قربانیاں ختم ہو گئیں، ہیکل ختم ہو گئی، اور جس شریعت نے یہ سب حکم دیا تھا وہ اب اہم نہیں رہی۔“

لیکن یسوع نے خود اس منطق کو رد کیا۔ اُس نے صاف کہا کہ وہ شریعت یا نبیوں کو منسوخ کرنے نہیں آیا، اور یہ کہ آسمان اور زمین کے ٹل جانے تک شریعت کی ادنیٰ سی لکیر بھی نہ ٹلے گی (متی ۱۷:۵-۱۹؛ لوقا ۱۶:۱۷)۔ آسمان اور زمین اب بھی موجود ہیں۔ شریعت اب بھی قائم ہے۔ قربانیوں، نذروں، اور ہیکل کے بارے میں احکام اُس کے لبوں سے کبھی منسوخ نہیں ہوئے۔

صلیب ہیکل کے قوانین کو مٹاتی نہیں۔ صلیب یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ درحقیقت کس کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

یسوع بطور بڑہ خدا – منسوخی کے بغیر تکمیل

جب یوحنا نے یسوع کو ”خدا کا بڑہ“ کہا (یوحنا ۱:۲۹)، تو وہ قربانی کے نظام کے خاتمے کا اعلان نہیں کر رہا تھا۔ وہ ہر اُس قربانی کے حقیقی مفہوم کا اعلان کر رہا تھا جو ایمان سے پیش کی گئی تھی۔ جانوروں کے خون میں اپنی ذات میں کوئی طاقت نہیں تھی (۱ پطرس ۱:۱۹-۲۰)۔ اُس کی ”اثر انگیزی“ خدا کی فرمانبرداری سے اور اُس حقیقت سے آتی تھی جس کی وہ نمائندگی کرتا تھا: حقیقی بڑے کی آئندہ قربانی۔ خدا ایک بات کہہ کر بعد میں خود اپنی بات کی نفی نہیں کرتا (گنتی ۱۹:۲۳)۔

ابتدا سے معافی ہمیشہ دو باتوں کے باہم مل کر کام کرنے پر منحصر رہی ہے:

- اُس بات کی فرمانبرداری جو خدا نے حکم دی (استثنا ۱۱:۲۶-۲۸؛ حزقی ایل ۲۱:۲۰)
- وہ بندوبست جو خدا نے خود پاکیزگی کے لیے مقرر کیا (احبار ۱۱:۱۷؛ عبرانیوں ۹:۲۲)

قدیم اسرائیل میں فرمانبردار ہیکل میں جاتے، شریعت کے مطابق قربانیاں پیش کرتے، اور حقیقی مگر عارضی عہدنامہ جاتی پاکیزگی پاتے۔ آج فرمانبرداروں کو باپ حقیقی بڑے، یسوع، تک لے جاتا ہے تاکہ ابدی پاکیزگی حاصل کریں (یوحنا ۳۷:۶؛ یوحنا ۳۹:۶؛ یوحنا ۴۴:۶؛ یوحنا ۶۵:۶؛ یوحنا ۱۷:۶)۔ نمونہ وہی ہے: خدا باغیوں کو کبھی پاک نہیں کرتا (اشعیا ۱:۱۱-۱۵)۔

یہ حقیقت کہ یسوع حقیقی بڑھ ہے، قربانی کے احکام کو پھاڑ کر نہیں پھینکتی۔ یہ ثابت کرتی ہے کہ خدا محض علامتوں سے کھیل نہیں رہا تھا۔ ہیکل میں ہر چیز سنجیدہ تھی، اور ہر چیز کسی حقیقی حقیقت کی طرف اشارہ کرتی تھی۔

صلیب کے بعد بھی قربانیاں کیوں جاری رہیں

اگر خدا کا ارادہ یہ ہوتا کہ یسوع کی موت کے لمحے ہی قربانیاں منسوخ ہو جائیں، تو ہیکل اُسی دن گر جاتی۔ مگر ہوا کیا؟

- ہیکل کا پردہ پھٹ گیا (متی ۲۷:۵۱)، لیکن عمارت قائم رہی اور وہاں عبادت جاری رہی (اعمال ۲:۴۶؛ اعمال ۳:۱؛ اعمال ۲۱:۲۶)۔
- قربانیاں اور ہیکل کے اعمال روزانہ جاری رہے (اعمال ۳:۱؛ اعمال ۲۱:۲۶)، اور اعمال کی پوری داستان ایک فعال مقدس گاہ کو فرض کرتی ہے۔
- کہانت اپنی خدمت انجام دیتی رہی (اعمال ۴:۱؛ اعمال ۶:۷)۔
- عیدیں یروشلم میں منائی جاتی رہیں (اعمال ۲:۱؛ اعمال ۲۰:۱۶)۔
- قیامت کے بعد بھی ایمان رکھنے والے یسوع کے پیرو ہیکل میں نظر آتے تھے (اعمال ۲:۴۶؛ اعمال ۳:۱؛ اعمال ۲۰:۵-۲۱؛ اعمال ۲۱:۲۶)، اور ہزاروں یہودی جو اُس پر ایمان لائے تھے ”سب شریعت کے لیے جوش رکھنے والے“ تھے (اعمال ۲۱:۲۰)۔

نہ شریعت میں، نہ یسوع کے الفاظ میں، اور نہ نبیوں میں یہ اعلان ہے کہ مسیح کے مرنے کے فوراً بعد قربانیاں گناہ یا باطل ہو جائیں گی۔ کوئی نبوت یہ نہیں کہتی: ”میرے بیٹے کے مرنے کے بعد تم جانور لانا چھوڑ دو، کیونکہ قربانی کے بارے میں میری شریعت منسوخ ہو گئی ہے۔“

اس کے برعکس، ہیکل کی خدمت اس لیے جاری رہی کہ خدا دو زبان نہیں (گنتی ۲۳:۱۹)۔ وہ کسی چیز کو مقدس کہہ کر حکم دیتا ہے اور پھر خاموشی سے اُسے ناپاک نہیں ٹھہرا دیتا کہ اُس کے بیٹے کی موت ہو گئی۔ اگر یسوع کی موت کے لمحے ہی قربانیاں بغاوت بن گئی ہوتیں تو خدا اسے بالکل واضح طور پر کہتا۔ اُس نے ایسا نہیں کیا۔

صلیب کے بعد ہیکل کی خدمت کا جاری رہنا یہ دکھاتا ہے کہ خدا نے مقدس گاہ سے جڑے کسی حکم کو کبھی منسوخ نہیں کیا۔ ہر نذر، ہر طہارتی عمل، ہر کہانتی ذمہ داری، اور قومی عبادت کا ہر عمل نافذ رہا، کیونکہ جس شریعت نے یہ سب قائم کیا تھا وہ غیر تبدیل شدہ رہی۔

قربانی کے نظام کی علامتی نوعیت

پورا قربانی کا نظام اپنی ساخت میں علامتی تھا—اس لیے نہیں کہ وہ اختیاری تھا یا اُس میں اختیار کی کمی تھی، بلکہ اس لیے کہ وہ اُن حقیقتوں کی طرف اشارہ کرتا تھا جنہیں ایک دن صرف خدا ہی مکمل طور پر پورا کرے گا۔

جن شفاؤں کی وہ تصدیق کرتا تھا وہ عارضی تھیں—شفا پانے والا دوبارہ بیمار ہو سکتا تھا۔ رسمی پاکیزگیاں بھی صرف ایک مدت کے لیے پاکیزگی بحال کرتی تھیں—ناپاکی واپس آ سکتی تھی۔ حتیٰ کہ گناہ کی قربانیاں بھی ایسی معافی لاتی تھیں جسے بار بار دوبارہ طلب کرنا پڑتا تھا۔ ان میں سے کوئی چیز گناہ یا موت کا آخری خاتمہ نہیں تھی؛ یہ خدا کے حکم سے دی گئی علامتیں تھیں جو اُس دن کی طرف اشارہ کرتی تھیں جب خدا خود موت کو مٹا دے گا (اشعیا ۲۵:۸؛ دانی ایل ۱۲:۲)۔

صلیب نے اُس حتمیت کو ممکن بنایا، لیکن گناہ کا حقیقی خاتمہ صرف آخری عدالت اور قیامت کے بعد ظاہر ہوگا—جب نیکی کرنے والے زندگی کی قیامت کے لیے اور بدی کرنے والے عدالت کی قیامت کے لیے اُٹھیں گے (یوحنا ۲۸:۵-۲۹)۔ تب ہی موت ہمیشہ کے لیے نکل لی جائے گی۔ چونکہ ہیکل کی خدمتیں اُن ابدی حقیقتوں کی طرف اشارہ کرنے والی علامتیں تھیں، خود وہ حقیقتیں نہیں، اس لیے یسوع کی موت نے انہیں ”غیر ضروری“ نہیں بنایا۔ وہ اُس وقت تک نافذ رہیں جب تک خدا نے سزا کے طور پر ہیکل کو ہٹا نہ دیا—اس لیے نہیں کہ صلیب نے انہیں منسوخ کر دیا، بلکہ اس لیے کہ خدا نے علامتیں کاٹ دیں، جبکہ جن حقیقتوں کی طرف وہ اشارہ کرتی تھیں وہ ابھی زمانے کے اختتام پر اُس کی آخری تکمیل کی منتظر ہیں۔

آج معافی کیسے ملتی ہے

اگر قربانیوں کے احکام کبھی منسوخ نہیں ہوئے، اور اگر صلیب کے بعد بھی ہیکل کا نظام جاری رہا—یہاں تک کہ خدا نے خود ۷۰ء میں اسے ختم کر دیا—تو ایک فطری سوال پیدا ہوتا ہے: آج کسی کو معافی کیسے ملتی ہے؟ جواب اُسی نمونے میں ہے جو خدا نے ابتدا سے قائم کیا تھا۔ معافی ہمیشہ خدا کے احکام کی فرمانبرداری سے (۲ تواریخ ۱۴:۷؛ اشعیا ۵۵:۷) اور اُس قربانی/بندوبست سے آتی ہے جو خدا نے خود مقرر کیا (احبار ۱۷:۱۱)۔ قدیم اسرائیل میں فرمانبردار یروشلم کی قربان گاہ پر رسمی پاکیزگی پاتے تھے، جسے شریعت بنیادی طور پر خون بہانے کے ذریعے انجام دیتی تھی (احبار ۴:۲۰؛ احبار ۴:۲۶؛ احبار ۴:۳۱؛ عبرانیوں ۹:۲۲)۔ آج فرمانبرداروں کو مسیح کی قربانی کے ذریعے پاک کیا جاتا ہے—وہ حقیقی بڑے خدا جو گناہ اُٹھا لے جاتا ہے (یوحنا ۱:۲۹)۔

یہ شریعت کی تبدیلی نہیں۔ یسوع نے قربانی کے احکام کو منسوخ نہیں کیا (متی ۱۷:۵-۱۹)۔ بلکہ جب خدا نے ہیکل ہٹا دیا تو اُس نے بیرونی جگہ بدل دی جہاں فرمانبرداری اور پاکیزگی کا ملاپ ہوتا تھا۔ معیار وہی رہا: خدا اُنہیں معاف کرتا ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور اُس کے احکام پر عمل کرتے ہیں (زبور ۱۷:۱۰۳-۱۸؛ واعظ ۱۲:۱۳)۔ کوئی شخص مسیح کے پاس نہیں آتا جب تک باپ اُسے کھینچے نہیں (یوحنا ۶:۳۷؛ یوحنا ۶:۳۹؛ یوحنا ۶:۴۴؛ یوحنا ۶:۶۵؛ یوحنا ۱۷:۶)۔ اور باپ صرف اُسی کو کھینچتا ہے جو اُس کی شریعت کی تعظیم کرتا ہے (متی ۷:۲۱؛ متی ۱۹:۱۷؛ یوحنا ۱۷:۶؛ لوقا ۸:۲۱؛ لوقا ۱۱:۲۸)۔

قدیم اسرائیل میں فرمانبرداری ایک شخص کو قربان گاہ تک لے جاتی تھی۔ آج فرمانبرداری ایک شخص کو مسیح تک لے جاتی ہے۔ بیرونی منظر بدل گیا، مگر اصول نہیں۔ اسرائیل میں یہ وفا لوگ قربانیوں سے پاک نہ ہوئے (اشعیا ۱۱:۱-۱۶)، اور آج بھی یہ وفا لوگ مسیح کے خون سے پاک نہیں ہوتے (عبرانیوں ۱۰:۲۶-۲۷)۔ خدا نے ہمیشہ یہی دو باتیں طلب کیں: اُس کی شریعت کی فرمانبرداری، اور اُس قربانی کے آگے سر جھکانا جو اُس نے مقرر کی۔

ابتدا سے کبھی ایسا لمحہ نہیں آیا کہ کسی جانور کا خون، یا کسی غلے/آٹے کی نذر، واقعی گنہگار اور خدا کے درمیان صلح کا حقیقی ذریعہ بنی ہو۔ وہ قربانیاں خدا کے حکم سے تھیں، مگر وہ مصالحت کا حقیقی سرچشمہ نہیں تھیں۔ کتابِ مقدس سکھاتی ہے کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دور نہیں کر سکتا (عبرانیوں ۱۰:۴)، اور یہ کہ مسیح دُنیا کی بنیاد سے پہلے ہی مقرر تھا (۱ پطرس ۱:۱۹-۲۰)۔ عدن سے لے کر آج تک، خدا کے ساتھ حقیقی صلح ہمیشہ کامل، بے گناہ، واحد مولود بیٹے کے ذریعے آئی ہے (یوحنا ۱:۱۸؛ یوحنا ۳:۱۶)۔ اُسی کے ذریعے جس کی طرف ہر قربانی اشارہ کرتی تھی (یوحنا ۱۴:۳-۱۵؛ یوحنا ۳:۱۶)۔ جسمانی نذریں مادی نشان تھیں جن کے ذریعے انسان گناہ کی سنگینی کو دیکھ، چھو، اور محسوس کر سکتا تھا، اور زمینی انداز میں معافی کی قیمت کو سمجھ سکتا تھا۔ جب خدا نے ہیکل بٹا دی تو روحانی حقیقت نہیں بدلی؛ بدلا صرف مادی قالب۔ حقیقت بالکل وہی رہی: بیٹے کی قربانی ہی قصوروار اور باپ کے درمیان صلح لاتی ہے (اشعیا ۵۳:۵)۔ بیرونی علامتیں اس لیے ختم ہوئیں کہ خدا نے انہیں بٹانے کا فیصلہ کیا، مگر اندرونی حقیقت—یعنی اُس کے بیٹے کے ذریعے اُن کے لیے پاکیزگی جو اُس کی فرمانبرداری کرتے ہیں—بدستور غیر تبدیل شدہ جاری ہے (عبرانیوں ۵:۹)۔

خدا نے ہیکل کیوں تباہ کی

اگر ۷۰ء میں ہیکل کی تباہی کا مقصد ”قربانیوں کو منسوخ کرنا“ ہوتا، تو کتابِ مقدس اسے یوں ہی بیان کرتی۔ مگر وہ ایسا نہیں کرتی۔ اس کے برعکس، یسوع نے خود آنے والی تباہی کی وجہ بتائی: سزا۔

اُس نے یروشلم پر رو کر کہا کہ شہر نے اپنی خبرگیری کے وقت کو نہ پہچانا (لوقا ۱۹:۴۱-۴۴)۔ اُس نے خبردار کیا کہ ہیکل پتھر پر پتھر گرا دی جائے گی (لوقا ۲۱:۵-۶)۔ اُس نے اعلان کیا کہ خدا کا گھر ویران چھوڑ دیا گیا کیونکہ خدا کے قاصدوں کی بات نہ مانی گئی (متی ۲۳:۳۷-۳۸)۔ یہ کوئی نئی الہیات نہیں تھی کہ قربانیاں بُری بن گئیں؛ یہ سزا کا وہی پرانا، شناسا نمونہ تھا—وہی وجہ جس سے پہلا ہیکل ۵۸۶ ق م میں تباہ ہوا (۲ تواریخ ۳۶:۱۴-۱۹؛ یرمیاہ ۱۲:۷-۱۴)۔

یعنی:

- ہیکل گناہ کے سبب گری، شریعت بدلنے کے سبب نہیں۔
- قربان گاہ سزا کے سبب بٹائی گئی، اس لیے نہیں کہ قربانیاں بے دینی بن گئی تھیں۔

احکام ہمیشہ کی طرح لکھ رہے—ابدیت تک قائم (زبور ۱۱۹:۱۶۰؛ ملاکی ۳:۶)۔ خدا نے جو بٹایا وہ وہ ذرائع تھ جن کے ذریعے ان احکام پر عمل کیا جا سکتا تھا۔

صلیب نے شریعت کے بغیر ایک نیا مذہب بنانے کی اجازت نہیں دی

آج جس چیز کو ”مسیحیت“ کہا جاتا ہے اُس کا بڑا حصہ ایک سادہ جھوٹ پر قائم ہے: ”چونکہ یسوع مر گیا، لہذا قربانیوں کی شریعت، عیدوں کے احکام، طہارت کے قوانین، ہیکل، اور کہانت—سب منسوخ ہو گئے۔ صلیب نے ان کی جگہ لے لی۔“

لیکن یسوع نے ایسا کبھی نہیں کہا۔ جن نبیوں نے اُس کی بابت نبوت کی انہوں نے بھی ایسا نہیں کہا۔ اس کے برعکس، مسیح نے واضح کیا کہ اُس کے سچے پیروکاروں کو اپنے باپ کے احکام کی اطاعت کرنی ہے جیسا کہ عہدِ قدیم میں دیا گیا—بالکل ویسے ہی جیسے اُس کے رسولوں اور شاگردوں نے کیا (متی ۷:۲۱؛ متی ۱۹:۱۷؛ یوحنا ۱۷:۶؛ لوقا ۸:۲۱؛ لوقا ۱۱:۲۸)۔

صلیب نے کسی کو یہ اختیار نہیں دیا کہ:

- ہیکل کے قوانین منسوخ کرے
- فسح کی جگہ عشائے ربانی جیسی نئی رسومات ایجاد کرے
- عشر کو پادریوں کی تنخواہوں میں بدل دے
- خدا کے طہارت کے نظام کو جدید تعلیمات سے بدل دے
- اطاعت کو اختیاری قرار دے

یسوع کی موت کے بارے میں کوئی چیز انسانوں کو شریعت دوبارہ لکھنے کا اختیار نہیں دیتی۔ یہ صرف اس کی تصدیق کرتی ہے کہ خدا گناہ کے بارے میں سنجیدہ ہے اور اطاعت کے بارے میں سنجیدہ ہے۔

آج ہمارا موقف: جو ممکن ہے اُس پر عمل، اور جو ممکن نہیں اُس کی تعظیم

صلیب اور ہیکل ایک ناگزیر حقیقت میں اکٹھے ہوتے ہیں:

- شریعت اپنی جگہ قائم ہے (متی ۱۷:۵-۱۹؛ لوقا ۱۶:۱۷)۔
- ہیکل خدا کے حکم/سزا سے ہٹا دی گئی ہے (لوقا ۲۱:۵-۶)۔

اس کا مطلب یہ ہے:

- جن احکام پر آج بھی جسمانی طور پر عمل ممکن ہے، اُن پر لازماً عمل کیا جائے—بغیر بہانوں کے۔
- جن احکام کا انحصار ہیکل پر ہے، اُن کی عزت کی جائے جیسا وہ لکھ ہیں، مگر اُن پر عمل نہ کیا جائے، کیونکہ خدا نے خود قربان گاہ اور کہانت کو ہٹا دیا ہے۔

آج ہم قربانی کے نظام کی کوئی انسانی نقل دوبارہ قائم نہیں کرتے، کیونکہ خدا نے ہیکل بحال نہیں کی۔ اور ہم قربانی کے قوانین کو منسوخ بھی قرار نہیں دیتے، کیونکہ خدا نے انہیں کبھی منسوخ نہیں کیا۔

ہم صلیب اور خالی کوہ ہیکل کے درمیان خوف اور لرزہ کے ساتھ کھڑے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ:

- یسوع حقیقی بڑھ ہے جو انہیں پاک کرتا ہے جو باپ کی اطاعت کرتے ہیں (یوحنا ۱:۲۹؛ یوحنا ۶:۴۴)۔
- ہیکل کے قوانین ابدی احکام کے طور پر لکھے ہوئے ہیں (زبور ۱۱۹:۱۶۰)۔
- آج ان پر عمل کی ناممکنی خدا کی سزا کا نتیجہ ہے، نہ کہ ہماری اجازت کہ ہم متبادل ایجاد کریں (لوقا ۱۹:۴۱-۴۴؛ لوقا ۲۱:۵-۶)۔

صلیب اور ہیکل — اکٹھے

درست راستہ دونوں انتہاؤں کو رد کرتا ہے:

- یہ نہیں کہ ”یسوع نے قربانیوں کو منسوخ کر دیا، لہذا شریعت اب اہم نہیں رہی۔“
- یہ بھی نہیں کہ ”ہمیں آج اپنے طریقے سے، خدا کی ہیکل کے بغیر، قربانیاں دوبارہ شروع کر دینی چاہئیں۔“

بلکہ:

- ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع خدا کا بڑھ ہے، جسے باپ نے اُن کے لیے بھیجا ہے جو اُس کی شریعت کی اطاعت کرتے ہیں (یوحنا ۱:۲۹؛ یوحنا ۱۴:۱۵)۔
- ہم تسلیم کرتے ہیں کہ خدا نے ہیکل کو سزا کے طور پر ہٹایا، منسوخی کے طور پر نہیں (لوقا ۱۹:۴۱-۴۴؛ متی ۲۳:۳۷-۳۸)۔
- ہم ہر اُس حکم کی اطاعت کرتے ہیں جس پر آج جسمانی طور پر عمل ممکن ہے۔
- ہم ہیکل پر منحصر احکام کی تعظیم اس طرح کرتے ہیں کہ انہیں انسانی رسومات سے بدلنے سے انکار کرتے ہیں۔

صلیب ہیکل کے مقابل نہیں۔ صلیب ہیکل کے پیچھے موجود معنی کو ظاہر کرتی ہے۔ اور جب تک خدا وہ چیزیں بحال نہیں کرتا جو اُس نے ہٹائیں، ہمارا فرض بالکل واضح ہے:

- جو ممکن ہے اُس پر عمل کرو۔
- جو ممکن نہیں اُس کی تعظیم کرو۔
- اور صلیب کو کبھی بہانہ نہ بناؤ کہ اُس شریعت کو بدلا جائے جسے یسوع پورا کرنے آیا تھا، تباہ کرنے نہیں (متی ۱۷:۵-۱۹)۔